www.KitaboSunnat.com

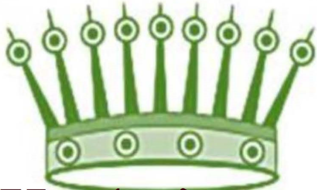

عورت کی حکمرانی

از قلم

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمود الرشید عباسی حدوٹی صاحب حفظہ اللہ
مہتمم جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور

ادارہ آبِ حیات ٹرسٹ®

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ تحفہ خواتین لاہور۔ جلد: ⑮ شمارہ: ⑪ نومبر ۲۰۲۳ء

عورت کی حکمرانی

شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب حفظہ اللہ
مہتمم جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور

اس مختصر سے کتابچہ میں قرآن کریم کی روشن آیات، رحمت کائنات، مفخر موجودات، نبی پاک ﷺ کی روشن ونورانی تعلیمات کی روشنی میں یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ شریعت اسلامی میں عورت کی حکمرانی کی کوئی گنجائش نہیں ہے، نبوی تعلیمات میں واضح کردیا گیا ہے کہ جس قوم نے اپنی زمام کار اور عنان حکومت کسی عورت کے سپرد کی وہ ناکام ونامراد ہوگی، اسی طرح اس کتابچے میں ان لوگوں کے بودے دلائل کا جائزہ لیا گیا ہے جنہوں نے دنیا کی بعض ناکام ونامراد نسوانی حکومتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بڑھ چڑھ کر دلائل پیش کرنے کی کوشش کی کہ اگر عورت کی حکمرانی جائز نہ ہوتی تو ماضی میں ان عورتوں کو تخت حکمرانی پر کیوں براجمان کیا گیا؟ ان دلائل بلکہ ڈھکوسلوں کا تسلی وتشفی بخش جواب دیا گیا ہے، حدیث شریف کی شرح میں حضرات شارحین حدیث کے ارشادات دیانت دارانہ انداز میں پیش کیے گئے ہیں۔

جامعہ مفتوحہ للمسلمات
ابراھیم سٹریٹ۔ اعوان ٹاؤن۔ ملتان روڈ لاہور
03244233464/03004233464/03238809693

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش گفتار (طباعت اول)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گزشتہ ماہ پاکستان میں عورت کی حکمرانی کی بحث چلتی رہی، اخبارات میں مضامین زیور طباعت سے آراستہ ہوتے رہے، دانشور لکھتے رہے، اسکالرز مضامین بھیجتے رہے، علماء کرام کھل کر اس موضوع پر گفتگو کرتے رہے، عورت کی حکمرانی کی حمایت میں بھی بعض لکھاری دھڑا دھڑ مقالے لکھ کر منہ کالے کرتے رہے۔

عورت کی حکمرانی کے خلاف جن دانشوروں نے دانشمندانہ مقالے لکھے، ان کے دلائل قرآن و سنت کے واضح ارشادات پر مبنی تھے اور جن لوگوں نے عورتوں کا والہ و شیدا بننے کی ناکام کوشش کی، وہ تاریخ کے گھسے پٹے اوراق سے چند عورتوں کی سربراہی کا سہارا لے کر، شیش محل میں بیٹھ کر دوسروں کو پتھر اور روڑے کا نشانہ بناتے رہے۔

انہی ایام میں جب عورت کی حکمرانی کی گرما گرم بحث چل رہی تھی، راقم خاطی نے بھی اس عنوان پر ایک مختصر سی تحریر روزنامہ جنگ لاہور کے نام ارسال کر دی، ایڈیٹوریل انچارج صاحب سے اس مضمون سے متعلق فون پر بات ہوئی، لیکن یہ بات اس وجہ سے بے سود ثابت ہوئی کہ روزنامہ جنگ نے اس بحث کی بساط فوراً لپیٹ دی، خدا جانے روزنامہ جنگ نے اس بحث کو مزید کیوں جاری نہیں رکھا؟

راقم خاطی نے عورت کی حکمرانی کے رد میں لکھا ہے اور ان دلائل کا بڑی خندہ پیشانی سے استقبال کیا ہے جن کی آڑ میں بعض نام نہاد مضمون نگار عورت کی حکمرانی کے جواز میں موشگافیاں کرتے رہے اور بعد ازیں ان دلائل، دلائل کیا ان ڈھکوسلوں کا مثبت انداز میں رد کرنے کے بعد مبنی بر حقیقت جواب بھی دیا ہے اور قرآن و سنت کی صریح نصوص اور واضح دلائل کی روشنی میں یہ بات واضح کی ہے کہ مسلمان قوم، من حیث القوم نہ اس سے قبل کسی عورت کی حکمرانی کی قائل تھی، نہ اب ہے اور نہ ہی آئندہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گی، اس لیے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت کبھی ضلالت اور گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی۔

ان شاءاللہ توقع ہے کہ اس مضمون کا بغور مطالعہ کرنے سے ان لوگوں کی تشفی ہو جائے گی، جو من گھڑت باتوں کی بنیاد پر عورت کو مسلمان قوم کے سروں پر مسلط کرنے کے حق میں ہیں، اس لیے کہ اس میں راقم الحروف نے اپنی رائے یا عندیے کا اظہار کرنے کی بجائے خلاق عالم اور محسن عالم ﷺ کے مبارک ارشادات کو موضوع سخن بنایا اور پھر اس کے بعد جہالت کی مہیب کھائیوں میں ہاتھ پاؤں مارنے والوں کو بتایا کہ صراطِ مستقیم اور شاہراہِ عظیم وہ ہے جو قرآن و سنت نے بتائی نہ کہ وہ جس پر تم قلا بازیاں کھاتے اور سر مارتے پھر رہے ہو، اللہ تعالیٰ مسلمانانِ عالم کو رشد و ہدایت کی مستقیم و سیدھی راہ پر چل کر منزل مراد تک رَسائی کی ہمت ارزانی اور توفیق جاودانی مرحمت فرمائے۔ آمین

محمود الرشید حدوٹی

لیکچرار مون لائٹ لالج لاہور، مسجد ابو ذر غفاری، شالامار باغ لاہور

۱۹ اگست ۱۹، ۱۹۹۲ء صفر ۱۳ ۱۴۱۳ھ ۱۲ بجے شب

طباعت دوم

آج سے کوئی تین دہائیاں پہلے جب میں نے اپنی مدرسی تعلیم مکمل کر لی تھی، پھر اپنے کیر یئر کا آغاز سرزمین لاہور سے کیا تھا، اس وقت پاکستان میں عورت کی حکمرانی کی گونج سنائی دی، بندہ عاجز نے قرآن و سنت کی روشنی میں ایک مختصر سا رسالہ لکھ کر عورت کی حکمرانی کے خلاف آوازہ حق بلند کیا تھا، اخبارات میں اپنا مؤقف پیش کیا تھا اور کتابی شکل میں عورت کی حکمرانی نامی رسالہ لکھ کر اپنی بساط و ہمت کے مطابق مفت تقسیم کیا تھا، تاکہ لوگوں کو پتہ چل سکے کہ عورت کی حکمرانی ملک و ملت کے لیے تباہی و بربادی کا سامان ہے، آج تین دہائیوں بعد اسی رسالہ کو ترمیم و اضافے کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔

خادم اسلام **محمود الرشید حدوٹی**، جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور

۱۱ اکتوبر ۲۰۲۳ء بروز بدھ قبیل اذان الفجر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت کی حکمرانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وکفیٰ والصلاۃ والسلام علی من لانبی بعدہ

سب سے پہلے ہم ان حضرات کے دلائل کا بغور مطالعہ کرتے ہیں جو عورت کی حکمرانی کے حق میں دلائل دیتے ہیں، پھر قرآن وسنت کے واضح اور صریح دلائل پیش کریں گے کہ عورت کی حکمرانی ناجائز ہے۔

جو حضرات عورت کی حکمرانی کے قائل ہیں وہ اپنے دعویٰ پر دلائل رکھتے ہیں، ایسے دلائل کہ جن کے چہرے نقاب سے مستور ہیں، اگر ان کے چہروں کی نقاب کشائی کی جائے تو حقائق روزروشن کی طرح واضح ہو کر سامنے آجاتے ہیں کہ پردوں میں کیا چیز نہاں اور پنہاں ہے، ان دلائل میں سے بعض دلائل یہ ہیں۔

عورت کی حکمرانی کے دلائل

① ملکہ سباء بلقیس کا واقعہ۔ ② سلطان التمش کی صاحبزادی رضیہ سلطانہ کا واقعہ ③ ملکہ مصر شجرۃ الدر کا واقعہ ④ حضرت ام ورقہ بن عبداللہ کی امامت کا واقعہ ⑤ حضرت مریم کو نبوت ملی ⑥ حضرت ام موسیٰ کو نبوت ملی، جب نبوت عورت کو مل سکتی ہے تو حکمرانی کیوں نہیں؟ ⑦ مس فاطمہ جناح کی حمایت علماء کرام نے کی ⑧ ساری دنیا عورت کی حکمرانی کو تسلیم کرتی ہے، نہ ماننے والے تنگ نظری کا شکار ہیں ⑨ عورت کی حکمرانی کو صرف مولوی طبقہ خلاف اسلام کہتا ہے ⑩ تاریخ کے مطالعہ سے بہت سی عورتوں کی حکمرانی کا جواز ملتا ہے۔

ہم ان دلائل کو اپنا موضوع سخن بناتے ہوئے، ان پر سنجیدگی کے ساتھ، دلائل کے ساتھ، براہین کے ساتھ جواب لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا پانی الگ سے الگ نظر آئے اور پڑھنے والے اس نتیجہ پر پہنچیں کہ ان دلائل میں کتنی جان ہے؟ کتنی طاقت ہے؟ کتنی قوت ہے؟ اور یہ کتنے وزنی ہیں؟

واقعہ ملکہ بلقیس

ہم سب سے پہلے پہلی دلیل کا توڑ پیش کرتے ہیں، اس سے قبل اس واقعہ پر نظر کی جائے، ملکہ سباء بلقیس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ نمل میں ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکمرانی اور نبوت کا دور تھا، جن کی حکمرانی دھرتی کے اطراف واکناف میں پھیلی ہوئی تھی، رعایا میں سے کسی نے مطلع کیا کہ ملک سباء میں ایک خاتون کی حکمرانی ہے، اور اس کی رعایا سورج پرستی میں مبتلا ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے پیام بھیج دیا کہ تم سرکشی سے باز آجاؤ اور مسلمان بن کر میرے پاس آجاؤ، ملکہ پیام دیکھنے اور سننے کے ساتھ ہی ارکان دولت سے صلاح ومشورہ کرتی ہے اور پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاں پیش ہو جاتی ہے اور بابانگ دہل اعلان کرتی ہے کہ اے پروردگار عالم! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، میں سلیمان علیہ السلام کے سامنے آپ کی بندگی اور سرافگندگی کا اعلان کر کے فرمانبرداروں میں شمولیت کرتی ہوں۔

تفاسیر میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا بلقیس کے ساتھ شادی کرنے کا واقعہ موجود ہے اور کئی مفسرین نے نفی کی ہے، حضرت علامہ حفظ الرحمٰن سیوہاروی رحمہ اللہ لکھتے ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کے ساتھ شادی کر لی اور پھر اس کو دوبارہ اپنے وطن روانہ کر دیا اور کبھی کبھی اس کی ملاقات کے لیے بھی جایا کرتے تھے۔ (قصص القرآن) اس کے برعکس دوسری تفاسیر میں یوں لکھا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کی خواہش کے مطابق اس کا نکاح ذو تبع ملک ہمدان سے کر دیا تھا اور بلقیس کی جگہ اسے یمن کا حکمران بنا دیا تھا اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

اس واقعہ کے ابتدائی حصہ سے عورت کی حکمرانی پر استدلال نہیں کیا جا سکتا، اس پر کئی دلائل ہیں، مثلاً ① جس وقت ملکہ بلقیس یمن کی حکمران تھی اس وقت مسلمان نہ تھی اور مسلمان کو کافروں کی اتباع نہیں کرنا چاہیے۔ ② جب وہ مسلمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گئی تو دوبارہ اسے حکمران نہیں بنایا گیا بلکہ اس کے خاوند کو بنایا گیا تھا، اگر عورت کی حکمرانی صحیح ہوتی تو اس کو دوبارہ حکمران بنایا جاتا۔ ③ حضرت سلیمان علیہ السلام کی شریعت تھی، ہم جس امت کے فرد ہیں، ہماری محمدی شریعت ہے، محمدی شریعت والوں کو دوسری شریعت کی تابعداری نہیں کرنا چاہیے، اس وقت حکمرانی ہوئی ہو گی، ہماری شریعت میں ممانعت ہے۔

④ پہلی شریعتوں میں بہن کی شادی بھائی سے ہو جاتی تھی مگر ہماری شریعت میں ایسا کرنا ممنوع اور حرام ہے، اسی طرح حکمرانی بھی حرام ہے۔ ⑤ قرآن حکیم اس بارہ میں ساکت ہے، کہ ملکہ سباء مسلمان ہونے کے بعد بھی یمن کی حکمران رہی۔

⑥ علامہ محمود آلوسی بغدادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں بلقیس کے قصہ میں عورت کے حکمران ہونے کے جواز کی کوئی دلیل نہیں اور نہ ہی کافروں کے عمل سے اس قسم کی حجت قائم ہو سکتی ہے۔ (تفسیر روح المعانی)

⑦ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں بلقیس کے قصہ سے کوئی شبہ نہ کرے اور اول تو یہ کہ یہ فعل مشرکین کا تھا، دوسرے اگر شریعت سلیمانیہ نے اس کی تقریر بھی کی ہو تو شریعت محمدیہ میں اس کے خلاف ہوتے ہوئے وہ حجت نہیں ہے۔ (تفسیر بیان القرآن)

⑧ مسلمان ہونے کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کی حکمرانی ختم کر دی تھی، اس کی جگہ ایک ملک ذو تبع ہمدان کو یمن کا حکمران بنا دیا تھا، ان جوابات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ عورت کسی مسلمان قوم کی حکمران نہیں ہو سکتی، کفار و مشرکین میں ہزاروں حکمران ہوتی رہیں، مسلمان ان کی نقالی اور تقلید کیونکر کریں؟

رضیہ سلطانہ کا واقعہ

جو حضرات عورت کی حکمرانی کے حامی ہیں، ان کی دوسری دلیل سلطان التمش کی صاحبزادی رضیہ سلطانہ کی حکمرانی ہے، اور یوں کہا جاتا ہے کہ اسے علماء اسلام نے تخت نشین کیا تھا، حالانکہ تاریخی پس منظر کو دیکھا جائے تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ سلطان التمش کے سانحہ ارتحال کے بعد ۶۳۳ھ میں رکن الدین فیروز شاہ کی تخت نشینی عمل میں آئی مگر عنان حکومت سنبھالنے کے بعد شاہ نے ملک کے انتظامی امور کی طرف بالکل توجہ نہیں دی اور شب وروز رنگ رلیاں منانے لگا، اس کی زندگی کے ایام عیش وعشرت کی نذر ہو گئے۔

شمس الدین التمش اور قطب الدین ایبک کی جمع کردہ پونجی خزانہ سے نکال کر، بھانڈوں اور گویوں کی گود میں ڈال کر صرفِ بے جا کا ارتکاب کیا، مال تر ہضم کرنے کے بعد ظالموں نے قطب الدین کو ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا، اس کی ازواج کو جنسی ہوس کا ہدف بنایا، پورے ملک کے حالات مخدوش ہوئے، بے اطمینانی کی لہر دوڑ گئی، ہیجان واضطراب پورے ملک میں بپا ہو گیا، اس المناک اور دل سوز ودل گداز کہانی اور داستان کے بعد سلطان التمش کی بڑی صاحبزادی رضیہ سلطانہ کو ۶۳۴ھ میں تخت نشین کیا گیا۔

اس کو تخت نشین کرنے میں سلطان التمش کے حواریوں، درباریوں اور امراء مملکت کا خاصا عمل دخل تھا، اپنے والد کی وفات کے ایک سال بعد جب رضیہ سلطانہ تخت خلافت پر براجمان ہوئی تو کھلے بندوں آمدورفت ہونے لگی، پردہ اسلامی ترک کر دیا، زنانہ لباس کی جگہ مردانہ لباس زیب تن کیا، اس کا تخت خلافت سنبھالنا ہی تھا کہ ملک کے بیشتر حصوں میں بغاوت کی آگ شعلہ زن ہوئی، اندرونی بغاوت کا آغاز ہوا، دو سال کے بعد بٹھنڈہ کے حکمران ملکہ التونیہ نے رضیہ سلطانہ کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا، رضیہ سلطانہ نسوانی جذبہ کی حامل تھی، اس نے انتقامی ذہن سے بٹھنڈہ پر ہلہ بول دیا، ملک التونیہ کی شاہی فوج نے رضیہ سلطانہ کو بٹھنڈہ کے قلعہ میں نظر بند کر دیا۔

باغی امراء سلطنت نے ساز باز کی، دہلی کے دوسرے امراء سے صلاح ومشورہ کیا اور التمش کے صاحبزادے معزالدین بہرام شاہ کو تخت خلافت کا والی بنا دیا، رضیہ سلطانہ نے بٹھنڈہ کے حکمران سے شادی رچائی اور اس کے بعد دہلی پہ دھاوا بول دیا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معزالدین بہرام شاہ نے التمش کے داماد عزالدین بلبن کو مقابلہ کے لیے روانہ کیا، راستے میں ہی دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہو گیا، زبردست جنگ ہو گئی جس سے رضیہ سلطانہ کو شکست ہوئی، وہ میدان جنگ سے بھاگ کر بھٹنڈہ میں پناہ گزیں ہوئی، مگر اس کی بے قرار اور اقتدار پسند طبیعت کو اس وقت تک چین نہیں آیا جب تک اس نے ایک بار پھر سے لشکر بندی نہیں کر لی اور بکھرے ہوئے لوگوں کی شیرازہ بندی نہیں کر لی، اس نے پھر سے دہلی پر چڑھائی کر دی، مگر عزالدین نے میدان ہاتھ سے جانے نہ دیا، فتح وجیت اسی کا مقدر تھا، چنانچہ ایک سال کے عرصہ میں ملک التونیہ اور رضیہ سلطانہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا، انہیں خون میں نہلا دیا گیا۔(تاریخ فرشتہ ص ۱۷۷،۱۷۶) رضیہ نے تین سال چھ دن حکومت کی۔

اس واقعہ سے کیا نتیجہ نکلا؟ اس سے بہت سی باتیں معلوم ہوئیں جو یہ ہیں ① رضیہ سلطانہ کو علماء اسلام نے تخت نشین نہیں کیا، تاریخ اس بارے میں خاموش ہے۔ ② رضیہ سلطانہ ایک ناکام حکمران رہی۔ ③ رضیہ سلطانہ جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکی، ملکی بغاوت کو کچلنے کی بجائے حکمرانی کھو بیٹھی، حکمرانی بچانے کے لیے ملک التونیہ سے شادی کر لی۔ ④ تمام ناکامیاں دیکھنے کے بعد قتل ہو گئی۔ ⑤ یہ اسلامی تاریخ کا شاذ واقعہ ہے، اس سے عورت کی حکمرانی پر استدلال کرنا غلط ہے۔ ⑥ تاریخ فرشتہ بتاتی ہے کہ التمش کا جانشین نالائق تھا اس لیے بامر مجبوری بیٹی رضیہ کو تخت شاہی پر بٹھایا گیا۔ ⑦ قرآن وسنت کے صریح دلائل وواضح بیانات کی موجودگی میں رضیہ سلطانہ کا واقعہ مسلمانوں کے لیے حجت ودلیل نہیں بن سکتا۔

شجرۃ الدر کا واقعہ

عورت کی حکمرانی پر ایک دلیل ملکہ شجرۃ الدر کی حکمرانی کو بنایا جاتا ہے، تاریخ بتاتی ہے کہ مصریوں نے جب ملکہ شجرۃ الدر کو تسلیم کر لیا تو خلیفہ ابو جعفر مستنصر باللہ نے مصر کے امراء کو پیام بھیجا کہ اگر تمہارے پاس کوئی مرد نہیں جو عنان حکمرانی سنبھالے تو ہمیں حکم دو تاکہ ہم تمہارے لیے ایسا مرد کار بھیجیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو حکمرانی کی صلاحیت رکھتا ہو اور یہ بھی لکھا کہ کیا تم نے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نہیں سنا کہ جس قوم نے اپنا معاملہ کسی عورت کے حوالے کیا وہ کبھی فلاح نہیں پائے گی۔ (بخاری شریف)

ابو جعفر مستنصر باللہ نے اہل مصر کو ڈرایا، ان کے اس فعل پر نکیر کی اور انہیں ترغیب دی کہ وہ مصر سے عورت کی حکمرانی ختم کر دیں، جب اس پیام کی خبر شجرۃ الدر کے کانوں تک پہنچی تو اس نے اپنے کو خوشی خوشی اقتدار سے الگ کر لیا، اپنی جگہ عزالدین ایبک کو حکمران بنا کر اس کے ساتھ شادی کر لی، شجرۃ الدر کی حکومت تین ماہ سے بھی کم عرصہ رہی، یہ مصر کے ایوب خاندان کی نویں حکمران تھی، اس کی شادی پہلے ایوب خاندان کے آٹھویں بادشاہ ملک صالح نجم الدین سے ہوئی تھا، جس سے شجرۃ الدر کا ایک بیٹا خلیل پیدا ہوا تھا، کچھ عرصہ بعد خاوند کا انتقال ہو گیا تھا۔ شجرۃ الدر نے عزالدین ایبک کو ایک خطرے کے پیش نظر قتل کروا دیا تھا۔

اس واقعہ سے کیا معلوم ہوتا ہے؟ ① شجرۃ الدر کو دین و شریعت کی سمجھ ہی نہیں تھی، جیسا کہ آج کل کے حکمران دین و دینیات سے تہی دست و تہی دامن ہیں۔ ② جب اس نے رسول پاک ﷺ کا فرمان سنا تو خوشی خوشی مستعفی ہو گئی۔ ③ یہ اس دور کے علماء کرام کی ذمہ داری تھی کہ وہ دین کے مطابق مسئلہ پر روشنی ڈالتے۔ ④ جس طرح ملکہ شجرۃ الدر نے فرمان نبوی ﷺ سنتے ہی تمام بکھیڑوں اور الجھیڑوں سے دامن بچا لیا اسی طرح آج کل مسلم خواتین کو بھی کرنا چاہیے، عورت کی حکمرانی کے جواز پر الٹے سیدھے حیلے بہانے نہ تراشیں۔

⑤ خلیفہ وقت نے عورت کی حکمرانی پر سخت اعتراض کیا، نبی کریم ﷺ کا فرمان پہنچا کر ان لوگوں کو اس ناجائز اور غیر شرعی اقدام سے روکنے کی کوشش کی۔

⑥ خلیفہ وقت نے عورت کی حکمرانی کے ناجائز ہونے پر ایسے مضبوط دلائل پیش کیے کہ خود حکمران شجرۃ الدر نے استعفیٰ دینے میں عافیت سمجھی۔

⑦ شجرۃ الدر نے اپنے ایک سپہ سالار کو حکومت سپرد کر کے حکمران بننے کی بجائے حکمران کی بیوی بننے کو اہمیت دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ

کچھ لوگوں نے جنگ جمل کے واقعہ کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کو عورت کی حکمرانی پر دلیل بنا کر پیش کیا، حالانکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وہاں حکمرانی یا قیادت کرنے نہیں گئی تھیں بلکہ دونوں مسلمان فریقوں میں صلح کروانے پہنچیں تھیں، جب ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تھا تو آپ رضی اللہ عنہا نے واضح کر دیا تھا کہ میں ان میں صلح کروانے آئی ہوں، جب صلح نہ کروا سکیں تو اس پر بعد میں اظہارِ ندامت بھی کرتی رہیں کہ مجھے وہاں نہیں جانا چاہیے تھا۔

حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کی امامت

ایک دلیل یہ بیان کی جاتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام ورقہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہا کے لیے ایک غلام مقرر کیا تھا جو اذان دیتا تھا اور حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو گھر میں امامت کا حکم دیا۔ (سنن ابی داؤد) نماز کی جماعت کروانا، یہ امامتِ صغریٰ ہے، حکمرانی اور سیاسی امور کی دیکھ بھال امامتِ کبریٰ ہے، جب امامتِ صغریٰ جائز ہے تو امامتِ کبریٰ کیوں حرام ہے؟

جواب ① اس روایت سے عورت کی حکمرانی پر استدلال کرنا بے سود، بے معنٰی اور عبث ہے، اس سے عورت کی حکمرانی پر استدلال کیا ہی نہیں جا سکتا۔

اس حدیث کے محدثین کرام نے جوابات پیش کیے ہیں، شیخ المحدثین حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب لکھتے ہیں ② شرح نقایہ میں تصریح و تفصیل ہے کان فتح اور نزول حجاب بعد عدم الحجاب اس کی تائید کرتا ہے۔ (حسن المعبود ص ۹۱)

حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا صرف عورتوں کو نماز پڑھاتی تھیں، ان کا غلام کسی دوسری مسجد میں جا کر نماز پڑھتا تھا اور وہ تھا بھی بوڑھا۔ ③ حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کا اپنا ارشاد ہے کہ وہ مومن اور مہاجر عورتوں کی امامت کیا کرتی تھیں۔ (قرطبی) ④ اس حدیث سے یہ ثبوت نہیں ملتا کہ وہ مردوں کی امام تھیں۔ ⑤ وہ عورتوں کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

امامت کرتی تھیں اور یہی اصح ہے۔ ⑥ علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ وہ محلہ کی عورتوں کو جماعت کرواتی تھیں۔ ⑦ جب مرد عورت کا اجتماع ہو تو شریعت نے مردوں کو آگے اور خواتین کو پیچھے رہنے کا حکم دیا ہے۔ ⑧ یہ حدیث ضعیف ہے، اس سے عورت کی امامت پر دلیل نہیں لی جا سکتی، ضعف کی وجوہات یہ ہیں کہ اس روایت کے ایک راوی ولید بن جمیع ہیں، جو اس قابل نہیں کہ ان کی روایت لی جائے اور پھر کسی مسئلہ کے لیے اسے دلیل بنایا جائے۔ (امام ابن حبان) امام عقیلی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس کی یہ روایت مضطرب ہے، اس روایت کے ایک راوی عبدالرحمٰن بن خلاد ہیں، جو مجہول ہیں، اس لیے کہتے ہیں کہ اس حدیث سے عورت کی امامت پر دلیل پیش نہیں کی جا سکتی۔

اب یہ بات واضح ہے کہ اس روایت سے عورت کی امامت صغریٰ کا ثبوت نہیں ملتا، اگر ملتا بھی ہے تو صحیح نہیں ہے، تو پھر امامت کبریٰ یعنی حکمرانی کا ثبوت کیسے پیش کیا جا سکتا ہے؟

کیا حضرت مریم اور حضرت ام موسیٰ نبیہ تھیں؟

عورت کی حکمرانی پر ایک دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ حضرت مریم کو اللہ پاک فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کو سارے جہانوں میں چن لیا ہے، مطلب یہ ہے کہ جب چن لیا ہے تو انہیں نبوت عطاء فرمائی اور جب ان کو نبوت مل گئی تو حکمرانی سے کب ممانعت ہے؟

دوسرا یہ کہ حضرت موسیٰ کی ماں کو اللہ پاک نے وحی کی، تو وحی نبی کو کی جاتی ہے، مطلب یہ ہے کہ جب وہ نبی بنا دی گئیں تو حکمرانی میں کیا قباحت ہے؟

یہ اشکالات و دلائل کسی علم سے عاری کے ہیں، قرآن و سنت سے بے بہرہ شخص کے ہیں، مگر چونکہ قومی اخبارات میں ان کو شائع کیا گیا ہے، ہمارا فرض ہے کہ حقائق کو بے نقاب کریں، تاکہ قارئین کو تسلی بخش جواب ملے، ہم سب سے پہلے یہ عرض کرتے ہیں کہ جنہوں نے قرآن کی اس آیت سے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو جہان کی عورتوں پر چن لیا ہے۔(آل عمران) سے حضرت مریم کو نبیہ ثابت کیا ہے، یہ بالکل غلط بات ہے، کیونکہ ① اس مقام پر صرف اتنا ہے کہ فرشتوں نے حضرت مریم سے کہا، تو فرشتے اگر کسی اللہ کے نیک بندے یا بندی سے بات کر لیں تو اس سے نبوت نہیں مل جاتی۔ ② لقانی لکھتے ہیں کہ فرشتوں کا تو ایسے لوگوں سے باتیں کرنا بھی ثابت ہے جو نبی نہیں تھے۔ ③ ایک روایت میں یوں آتا ہے کہ ایک شخص اپنے بھائی کی زیارت کے لیے محض رضاء الٰہی کے حصول کے لیے نکلا، تو فرشتوں نے اس سے کہا کہ اللہ تم سے ایسی محبت کرتا ہے جیسے تم اپنے بھائی سے محبت کرتے ہو تو کیا اس سے وہ شخص نبی بن گیا؟ ④ حدیث شریف میں ہے کہ ایسے لوگ بھی ہیں جن سے اللہ کلام کرتا ہے، حالانکہ وہ نبی نہیں۔ ⑤ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے عیسیٰ کے حواریوں کو وحی کی، کیا عیسیٰ کے حواری نبی تھے؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں تھا۔ ⑥ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ہم نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی (النحل) تو کیا شہد کی مکھی نبی ہے۔ ⑦ جن لوگوں نے زمانہ نبوت سے پہلے کی عورتوں کو نبیہ کہا، وہ صرف لغوی معنیٰ کے اعتبار سے کہا ہے، اصطلاح شریعت میں صرف مردوں کو نبوت ملی اس کے حامل کو نبی کہا جاتا ہے۔ ⑧ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے صرف مردوں کی طرف وحی کی ہے۔

اسی طرح حضرت موسیٰ کی ماں کی طرف جو وحی کی نسبت کی گئی ہے اس کا بھی یہی مطلب ہے، تو معلوم ہوا کہ نبوت غیر مرد کو نہیں ملتی، جب غیر مرد کو نبوت نہیں ملی تو حکمرانی کیسے مل سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے نبوت جیسا عالی کام عورتوں کے سپرد نہیں کیا، تو حکمرانی کا بار عظیم انہیں کیسے دیتے؟

یہ تو مت ماری گئی ان لوگوں کی جو قرآن وسنت سے الٹ پھیر کر اس قسم کے استدلال کرتے ہیں، کسی معتبر تفسیر سے کسی عورت کو نبیہ ثابت نہیں کیا جا سکتا، ورنہ حضرت حواء، حضرت آسیہ، حضرت مریم، حضرت ام موسیٰ، جلیل القدر خواتین تھیں، انہیں نبوت ملتی اور کوئی کتاب بھی ملتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محترمہ فاطمہ جناح کی صدارت

ایک دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح کی ہمشیرہ فاطمہ جناح کو صدر ایوب خان کے مقابلے میں علماء ومشائخ کی باہمی مشاورت وتائید سے نامزد کیا گیا تھا، حالانکہ یہ بھی بہت بڑا جھوٹ ہے، کسی عالم دین اور کسی مفتی نے فاطمہ جناح کی صدارت کی تائید نہیں کی تھی، علماء کی قیادت اس وقت مفکر اسلام مفتی محمود رحمہ اللہ کے ہاتھ میں تھی، انہوں نے صدر ایوب کے حق میں ووٹ دیا اور نہ ہی فاطمہ جناح کے حق میں، آپ نے دونوں امیدواروں کے حق میں ووٹ کاسٹ نہیں کیا تھا۔

ارباب فتویٰ کے نزدیک فاطمہ جناح کی صدارت کے لیے نامزدگی غیر شرعی تھی، کچھ سیاسی اور نیم مذہبی اور نیم سیاسی جماعتوں نے اضطراری صورت حال کے پیش نظر ضرور فاطمہ جناح کی نامزدگی کی حمایت کی تھی، جو مسلمانان پاکستان اور مسلمانان عالم کے لیے حجت اور دلیل نہیں۔

اسلام اور عورت

عورت کی حکمرانی کے قائلین یوں بھی کہتے ہیں کہ عورت امامتِ کبریٰ اور صغریٰ دونوں کی اہل ہے، لیکن آج کے علماء کے نزدیک عورت دونوں قسم کی امامت کے لیے نااہل ہے اور کہا جاتا ہے کہ عورت کی حکمرانی کی مخالفت تنگ نظری ہے مولوی طبقہ اس کی مخالفت کرتا ہے، اسلام نے مرد عورت دونوں کو برابر کیا ہے، مرد حکمران بن سکتا ہے تو عورت کیوں نہیں؟ غرضیکہ اس قسم کی بہت سی باتیں کہی ،بتلائی اور لکھی جاتی ہیں۔

اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے، سنجیدگی سے تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات آشکارا ہو گی کہ جتنا بلند مقام، جتنا بلند درجہ اسلام اور علماء اسلام نے عورت کو دیا، دوسرا کوئی مذہب اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا، کیا یہ تاریخی شہادت نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اسلام سے پہلے عورت کے ساتھ ظلم وزیادتی اور بدسلوکی روا رکھی جاتی تھی، عورت کے حقوق پائمال کیے جاتے تھے، عورت کا مال مرد اپنا سمجھتے تھے، عورت ترکہ میراث سے کچھ حصہ وصول نہیں کر سکتی تھی۔

عورت کا شوہر فوت ہو جاتا تھا، یا عورت کو طلاق دے دیتا تھا، تو عورت کو اپنی پسند سے دوسرا نکاح کرنے کی اجازت نہ تھی، عورت سازوسامان کی مانند تھی، مال ومتاع اور حیوانات کی طرح عورت بھی وراثت میں منتقل ہوتی رہتی تھی، مرد اپنا پورا پورا حق وصول کرتا تھا۔

عورت اپنے حقوق کے حصول سے محروم رہتی تھی، اکل وشرب میں ایسی ایسی چیزیں خاص تھیں، جو صرف مرد استعمال کر سکتے تھے، عورت محروم رہتی تھی، لڑکیوں سے انتہائی نفرت تھی، نوبت بایں جا رسید کہ لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا تھا، ہشیم بن عدی کے بقول لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا عرب کے تمام قبائل میں رائج تھا، ایک اس پر عمل کرتا، دس چھوڑتے تھے، یہ سلسلہ اس وقت تک رہا جب تک کہ اسلام نہیں آیا تھا، بعض ننگ وعار کی بنا پر بعض خرچ مفلسی کے ڈر سے اولاد کو قتل کر دیتے تھے، عرب کے شرفاء ورؤسا ایسے موقع پر بچیوں کو خرید لیتے اور ان کی جان بچاتے تھے۔

صعصہ بن ناجیہ کا بیان ہے کہ اسلام کے ظہور کے وقت تک میں تین سو زندہ درگور ہونے والی لڑکیوں کو فدیہ دے کر بچا چکا تھا، بعض اوقات کسی سفر یا مشغولیت کی وجہ سے لڑکی سیانی ہو جاتی اور دفن کرنے کی نوبت نہ آتی، جاہل باپ دھوکہ دے کر اس کو لے جاتا اور بڑی بے دردی سے اسے زندہ درگور کر آتا، اسلام لانے کے بعد بعض عربوں نے اس سلسلہ کے بڑے اندوہناک اور رقت انگیز واقعات بیان کیے ہیں۔(سنن دارمی)

اسلام کے علاوہ عورت کو کسی مذہب نے کوئی اعلیٰ مقام نہیں دیا، دوسرے مذاہب نے زن، زر، زمین کو سب کے لیے یکساں قرار دیا، یہ حقیقت ہے، اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واحد مذہب ہے جس نے عورت کی لاج رکھ لی، اس کو ماں کا درجہ دیا، اس کو بہو کا درجہ دیا، اس کو بیٹی کا درجہ دیا، ہم بہانگ دہل کہتے ہیں کہ عورت ساری زندگی بھی اسلام کا احسان نہیں اتار سکتی، جس نے گندگی کی کھائیوں سے اٹھا کر عزت کے تخت پر اسے فائز کیا، ورنہ ایک وہ وقت تھا کہ عورت کو انسان ہی نہیں سمجھا جاتا تھا، عورت کو لونڈی اور خادمہ کی جگہ استعمال کیا جاتا تھا، اس سے زیادہ سماج و معاشرہ میں عورت کا کیا مقام تھا؟ نہ عورت کو علم کے حصول کا موقع، نہ جماعتی زندگی میں عورت کا کوئی مقام، نہ قانونی ملکیت میں اس کا حصہ عورت صرف کھانے پکانے، کپڑے سینے، بچوں کی دائیوں کی طرح پرورش کرنے کے ماسوا دین و دنیا کے تمام امور سے نابلد و ناآشنا تھی۔

یہی عورت ہے، جسے یونان میں شیطان کی بیٹی اور نجاست کا مجسمہ کہا اور سمجھا جاتا تھا، سقراط نے عورت کو فساد کی جڑ کہا، افلاطون نے عورت کو برے لوگوں کی روح کہا، ارسطو نے عورت کو سبب زوال بتلایا اور عام یونانیوں نے عورت کے زہر کو لاعلاج اور اس کے وجود کو بے ضرورت بتایا، ساری دنیا نسوانیت کے متعلق یہی گمان رکھتی تھی۔

ان کے مقابلہ میں ایک اسلام ہے، جس نے عورت کو حق دیا، جائز حق دیا اور اس کے ساتھ ہونے والے ظلم وستم اور زیادتیوں کو ہمیشہ کے لیے ختم کیا اور دوسرے احکامات کی طرح عورت کے معاملہ میں بھی اعتدال کا حکم دیا۔

تاریخ و سیر کی کتب عورتوں کے حقوق سے بھری پڑی ہیں، خود قرآن کریم کا مطالعہ کیا جائے، تو جگہ جگہ عورتوں کا ذکر ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ خیر خواہی کا حکم دیا، ان کو سماج میں جائز مقام دیا، ان کو وراثت میں شریک کیا، ان پر زیادتی سے روکا، ان کو تعلیم حاصل کرنے کا حکم فرمایا، مشورہ میں شریک ہو سکتی ہے، گھریلو معاملات کی ذمہ دار ہو سکتی ہے۔

یہ بات حقائق کو جھٹلانے اور ٹھکرانے کے مترادف ہے کہ مولوی حضرات عورت کی دشمنی سے، اس کو حکمران نہیں تسلیم کرتے، اسلام نے عورت کو سارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقوق دیے لیکن حکمرانی اور سربراہی کی نازک ذمہ داری سے اسے دور کر دیا، مولوی اگر جنس نسوانیت کی مخالفت کرتے ہیں تو بھلا یہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے؟ وہ بھی ماؤں کے بیٹے ہیں، بہنوں کے بھائی ہیں، بیٹیوں کے باپ ہیں، بیویوں کے خاوند ہیں، یہ بات عقل تسلیم نہیں کرتی کہ مولوی عورت کے دشمن ہیں۔

عالم اسلام کے عظیم سکالر علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں عورت کے متعلق مشرق و مغرب کا مذاق باہم نہایت مختلف ہے، مشرق میں عورت کی محبت امن تقدس کا داغ ہے، وہ فقط ایوان عیش کی شمع دلفروز ہے، جس کی روشنی عزلت نشینان حرم قدس کے تنگ حجروں کو اور بھی تاریک کر دیتی ہے۔

دوسری طرف محبت کیش مغرب اس کو خدا سمجھتا ہے، یا خدا کے برابر جانتا ہے اور کہتا ہے کہ جو عورت کی مرضی وہ خدا کی مرضی، یورپ کے نزدیک کسی مذہب کے معقول ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اس نے عورت کا کیا درجہ قائم کیا ہے؟ اسلام کا صراط مستقیم افراط و تفریط کے وسط سے نکلا ہے، وہ نہ عورت کو خدا جانتا ہے نہ زندگی کی راہ کا کانٹا سمجھتا ہے، اس نے عورت کی بہترین تعریف یہ کی کہ وہ مرد کے لیے اس کشمکش گاہ عالم میں تسکین و تسلی کی روح ہے۔

وَمِن آيَاتِهِ اَن خَلَقَ لَكُم مِن اَنفُسِكُم اَزوَاجًا لِّتَسكُنُوا اِلَيهَا وَجَعَلَ بَينَكُم مَّوَدَّةً وَّرَحمَةً

اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے جو خود تمہارے جنس سے تمہاری بیویاں پیدا کیں کہ تم ان کے پاس پہنچ کر تسلی پاؤ اور اسی نے تم دونوں کے درمیان لطف و محبت پیدا کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

خَيرُكُم خَيرُكُم لاَهلِهِ وَاَنَا خَيرُكُم لاَهلِى

تم میں اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے سب سے اچھا ہو اور میں اپنی بیویوں کے لیے تم سب سے اچھا ہوں۔ (سیرت عائشہ ص ۴۶،۴۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الغرض اسلام نے عورت کو بہت کچھ دیا ہے، اگر شپرہ چشم کو کچھ نظر نہیں آتا تو اس میں اسلام کا کوئی قصور نہیں ہے، رہی یہ بات کہ آج کے علماء کرام عورت کی حکمرانی کے مخالف ہیں، تو لکھنے والے، خواہ کسے باشد، اس سے میں سوال کروں گا، یہ چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ سے صرف ۲۰ علماء کرام کے نام بتائے، جو باشرع ہوں جن کا تاریخ میں کوئی منصب و مقام ہو کہ انہوں نے فلاں دور کی فلاں وقت کی عورت کی سربراہی کی حمایت کی تھی یا عورت کو حکمران بنایا تھا، قیامت کی صبح تک اس بات کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔

عورت اور مرد میں فرق

عورت کی حکمرانی کے قائلین ایک دلیل یوں بھی پیش کرتے ہیں کہ عورت مرد کے شانہ بشانہ کام کرتی ہے، عورت مرد سے زیادہ ذہین و فطین ہے، وہ کام بہتر سمجھتی ہے، جب مرد حکمران ہو سکتا ہے تو عورت کیوں نہیں ہو سکتی؟

جواب: یہ کوئی دلیل نہیں بلکہ محض طفل تسلی ہے یا فرضی ڈھکوسلہ ہے، اگر انسان تھوڑا سا شعور کام میں لائے، سطحی نگاہ سے بچ کر عمیق نگاہ سے مطالعہ کرے تو اسے درج ذیل فرق واضح طور پر محسوس ہوں گے، کہ جن وجوہات سے عورت حکمرانی کی اہل نہیں ہے اور نہ حکمران بن سکتی ہے۔

① ۔ اگر کوئی عورت مرد کے شانہ بشانہ صبح و شام تک مسلسل اور لگاتار کام کرتی ہے، تو ایسی عورت مستثنیات میں سے ہے، ورنہ عموماً عورتیں گھروں میں رہتی ہیں، مرد کاروبار کے لیے دفتروں، فیکٹریوں کارخانوں میں چلے جاتے ہیں، یہ نہیں ہوتا کہ روئے زمین کے سارے مرد جہاں کام کرتے ہیں، ان کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی اسی جانفشانی، اسی محنت اور اسی مشقت سے کام کرتی ہوں، یہ تجربے کے بھی خلاف ہے، مشاہدے کے بھی خلاف ہے۔

② ۔ اگر کوئی عورت مرد سے زیادہ ذہینہ وفطینہ ہے تو یہ بھی استثناء ہے، روزانہ کے مشاہدے میں جو عجیب و غریب اشیاء ہمیں دکھائی دیتی ہیں، ہوائی جہاز، گاڑیاں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسیں، کاریں اور دیگر سامان ضرورت، ان کی بناوٹ میں مرد کی ذہانت کار فرما ہے، عورتیں اگر بنی بنائی چیز خراب ہو جائے تو اسے درست نہیں کر سکتیں، اگر یہی بات ہے تو اندازہ لگائیں پوری دنیا میں قرآن کریم کے حافظ کتنے ہیں؟ اور عورتیں قرآن کی حافظہ کتنی ہیں؟ عورت مرد کی ذہانت کا پتہ آسانی سے لگ جاتا ہے، ہوائی جہازوں کے پائلٹ مرد زیادہ ہیں یا عورتیں؟ دفتری کام کرنے والے مرد زیادہ ہیں یا عورتیں؟ تو جواب یہی ملے گا کہ مرد، معلوم ہوا کہ مرد، مرد ہے، عورت عورت ہے، مقابلہ مشکل ہے، اس لیے مرد اور عورت کی برابری کے دلائل دینے سے گریز لازم ہے۔

③ جسمانی لحاظ سے دیکھیے مرد طاقت ور اور قوی ہوتا ہے، عورت کمزور ہوتی ہے۔

④ مردوں کے قد عموماً دراز ہوتے ہیں، عورتیں عموماً پست قد اور کوتاہ قد ہوتی ہیں۔ ⑤ مردوں کے اعضاء مضبوط اور قوی ہوتے ہیں، جب کہ عورتوں کے ڈھیلے اور کمزور ہوتے ہیں۔

⑥ قوت، چستی مرد میں زیادہ ہوتی ہے، عورت میں نہیں ہوتی، اگر کسی میں ہو تو یہ شاذ ہے، اور استثناء ہوگا۔ ⑦ مردوں کی آواز میں جان، بلندی اور رعب ہوتا ہے، عورتوں کی آواز پست، مریل اور ہلکی ہوتی ہے۔

⑧ عقل، دانش و بینش، فہم و فراست، قوت فیصلہ علمی قابلیت، صحت، حسن تدبیر، مردوں میں زیادہ ہوتی ہے، عورتوں یں نہیں ہوتی،، اگر ہوتی بھی ہے تو کم کم۔

⑨ مرد ملک وملت کے لیے مدافعانہ کردار ادا کر سکتا ہے، جب کہ عورت اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتی، اسی وجہ سے تو اس بے چاری کو فوج میں بھرتی نہیں کیا جاتا۔

⑩ عورت کی مثال اس موتی کی ہے جو سیپ میں بند ہوتا ہے اور وہ اسی صورت میں جب عورت باپردہ ہو، غیروں کے سامنے اپنا آپ دکھاتی نہ پھرتی ہو۔ اب فیصلہ ان پر ہے جو عورت کی حکمرانی کے لیے زمین وآسمان کے قلابے ملاتے ہیں اور اسے حکمران بنانے کی کوشش میں ہیں، خود غور کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت کی حکمرانی، قرآن حکیم کی زبانی

اخبارات میں دیکھا ہے کہ عورت کی حکمرانی کے قائلین کہتے ہیں، عورت کی حکمرانی کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ عہد جدید کی ضرورت ہے، ہمیں زمانہ کے ساتھ قدم بقدم چلنا چاہیے، دنیا چاند پر پہنچ گئی، ہم ابھی عورت کی حکمرانی پر جھگڑ رہے ہیں۔

ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ دنیا آسمان تک کیوں نہ پہنچ جائے، لیکن حقائق کو نہیں چھوڑا جا سکتا، دنیا نے تو بہت کچھ ترقی کی ہے، دنیا والوں نے جنت بھی بنائی، خانہ کعبہ بھی حج کرنے کے لیے بنایا، جعلی قسم کے گنبدِ خضرا بھی بنائے، ہم مسلمان ہونے کے ناطے یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری نجات کا دار و مدار وانحصار اور سرخروئی اللہ تعالیٰ کے احکامات ماننے اور حضرت نبی اکرم ﷺ کی نورانی اور مقدس تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں ہے، بجز اس کے ہلاکت ہے، بربادی ہے، تباہی ہے، زمانہ کتنی ترقی کیوں نہ کرلے، ہمیں حقائق کا دامن کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا (النساء ۳۴)

ترجمہ: مرد عورتوں پر حاکم ہیں، اس سبب سے کہ اللہ نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس سبب سے کہ مردوں نے اپنے مالوں میں سے خرچ کیا۔ سو جو عورتیں نیک ہیں وہ اطاعت کرنے والی ہیں۔ مرد کی عدم موجودگی میں بحفاظت الٰہی نگہبانی کرنے والی ہیں، اور جن عورتوں کی بدخوئی کا تمہیں ڈر ہو ان کو نصیحت کرو اور انہیں لیٹنے کی جگہوں میں تنہا چھوڑ دو، اور ان کو مارو، سو اگر وہ تمہاری فرمان برداری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں تو ان پر زیادتی کرنے کے لیے بہانہ نہ ڈھونڈو بیشک اللہ تعالیٰ رفعت والا، بڑا ہے
یہاں ارشاد ربانی میں واضح طور پر اعلان کیا گیا کہ عورت پر مرد کو فضیلت حاصل ہے، مرد قوام ہے، مرد نگران ہے، مرد حاکم ہے، عورت کی کامیابی، کامرانی اور فائز المرامی اسی میں ہے کہ وہ اپنے خاوند کی اطاعت کرے، اس کی فرمانبرداری کرے، اس کے احکامات کی اتباع کرے، اپنے دامنِ عصمت کو محفوظ رکھے، ارشاد ربانی کی رو سے وہی انسانی معاشرہ فطرت پر ہوگا جس میں مرد حکمران اور عورت اطاعت گزار ہو، بر عکس ازیں جس معاشرے میں عورت حاکم بنادی جائے وہ فطرت سے انحراف ورو گردانی ہوگی، اس کا نتیجہ انسانی معاشرے کے لیے بہتر نہیں ہوگا۔

امام تفسیر علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مرد عورتوں کے قیم (حاکم) ہیں کا مطلب یہ ہے کہ

الرَّجُلُ قَيِّمٌ عَلَى الْمَرْأَةِ، أَيْ هُوَ رَئِيسُهَا وَكَبِيرُهَا وَالْحَاكِمُ عَلَيْهَا وَمُؤَدِّبُهَا إِذَا اعوجّت {بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ} أَيْ: لِأَنَّ الرِّجَالَ أَفْضَلُ مِنَ النِّسَاءِ، وَالرَّجُلُ خَيْرٌ مِنَ الْمَرْأَةِ؛ وَلِهَذَا كَانَتِ النُّبُوَّةُ مُخْتَصَّةً بِالرِّجَالِ وَكَذَلِكَ الْمُلْكُ الْأَعْظَمُ؛ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يُفلِح قومٌ وَلَّوا أَمْرَهُم امْرَأَةً (بخاری، تفسیر ابن کثیر)

مرد عورت پر نگران ہے، اس کا رئیس ہے، اس کا بڑا ہے، اس پر حاکم ہے اور جب عورت ٹیڑھا پن اختیار کرے تو اسے ادب سکھانے والا ہے، اس سبب سے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، یعنی اس وجہ سے کہ مرد، عورتوں سے افضل ہیں اور مرد عورت سے بہتر ہے، یہی وجہ ہے کہ نبوت مردوں کے لیے مختص ہے، اسی طرح سلطنت بھی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے وہ قوم ہر گز کامیاب نہ ہوگی جس نے سلطنت کا کام عورت کے سپرد کر دیا۔

امام تفسیر حضرت علامہ فخر الدین رازی رحمہ اللہ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں

ثُمَّ إِنَّهُ تَعَالَى لَمَّا أَثْبَتَ لِلرِّجَالِ سَلْطَنَةً عَلَى النِّسَاءِ وَنَفَاذَ أَمْرٍ عَلَيْهِنَّ بَيَّنَ أَنَّ ذَلِكَ مُعَلَّلٌ بِأَمْرَيْنِ، أَحَدُهُمَا: قَوْلُهُ تَعَالَى: بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلى بَعْضٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[النساء:۳۴]وَاعلَمْ أَنَّ فَضْلَ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ حَاصِلٌ مِنْ وُجُوهٍ كَثِيرَةٍ، بَعْضُهَا صِفَاتٌ حَقِيقِيَّةٌ، وَبَعْضُهَا أَحْكَامٌ شَرْعِيَّةٌ، أَمَّا الصِّفَاتُ الْحَقِيقِيَّةُ فَاعْلَمْ أَنَّ الْفَضَائِلَ الْحَقِيقِيَّةَ يَرْجِعُ حَاصِلُهَا إِلَى أَمْرَيْنِ: إِلَى الْعِلْمِ، وَإِلَى الْقُدْرَةِ، وَلَا شَكَّ أَنَّ عُقُولَ الرِّجَالِ وَعُلُومَهُمْ أَكْثَرُ، وَلَا شَكَّ أَنَّ قُدْرَتَهُمْ عَلَى الْأَعْمَالِ الشَّاقَّةِ أَكْمَلُ، فَلِهَذَيْنِ السَّبَبَيْنِ حَصَلَتِ الْفَضِيلَةُ لِلرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ فِي الْعَقْلِ وَالْحَزْمِ وَالْقُوَّةِ، وَالْكِتَابَةِ فِي الْغَالِبِ وَالْفُرُوسِيَّةِ وَالرَّمْيِ، وَإِنَّ مِنْهُمُ الْأَنْبِيَاءَ وَالْعُلَمَاءَ، وَفِيهِمُ الْإِمَامَةُ الْكُبْرَى وَالصُّغْرَى وَالْجِهَادُ وَالْأَذَانُ وَالْخُطْبَةُ وَالِاعْتِكَافُ وَالشَّهَادَةُ فِي الْحُدُودِ وَالْقِصَاصِ بِالِاتِّفَاقِ، وَفِي الْأَنْكِحَةِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَزِيَادَةُ النَّصِيبِ فِي الْمِيرَاثِ وَالتَّعْصِيبُ فِي الْمِيرَاثِ، وَفِي تَحَمُّلِ الدِّيَةِ فِي الْقَتْلِ وَالْخَطَأِ، وَفِي الْقَسَامَةِ وَالْوِلَايَةِ فِي النِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ وَالرَّجْعَةِ وَعَدَدِ الْأَزْوَاجِ، وَإِلَيْهِمِ الِانْتِسَابُ، فَكُلُّ ذَلِكَ يَدُلُّ عَلَى فَضْلِ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ.وَالسَّبَبُ الثَّانِي: لِحُصُولِ هَذِهِ الْفَضِيلَةِ: قَوْلُهُ تَعَالَى: وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوالِهِمْ يَعْنِي الرَّجُلُ أَفْضَلُ مِنَ الْمَرْأَةِ لِأَنَّهُ يُعْطِيهَا الْمَهْرَ وَيُنْفِقُ عَلَيْهَا

پھر جب اللہ تعالیٰ نے یہ ثابت فرمایا کہ مردوں کو عورتوں پر سلطنت حاصل ہے اور یہ کہ ان کا حکم ان پر نافذ ہے تو اس کے بعد یہ بیان فرمایا کہ مردوں کے عورتوں پر حاکم ہونے کی دو وجہیں ہیں، پہلی وجہ کو اس ارشاد میں بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض یعنی مردوں کو بعض پر یعنی عورتوں پر فضیلت دی ہے، جاننا چاہیے کہ مردوں کو بہت سی وجوہ سے فضیلت حاصل ہے، ان میں سے بعض صفات حقیقیہ ہیں اور بعض احکام شرعیہ، جہاں تک صفات حقیقیہ کا تعلق ہے تو یہ واضح رہنا چاہیے کہ فضائل حقیقیہ کا مرجع دو چیزیں ہیں، ایک علم دوسری قدرت، اور اس میں شک نہیں کہ مرد عقل اور علم میں بڑھ کر ہیں، اور اس میں بھی شک نہیں کہ اعمال شاقہ پر مردوں کی قدرت زیادہ کامل ہے، پس ان دو اسباب کی بناء پر مردوں کو عورتوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پر فضیلت حاصل ہے، عقل میں ، حزم میں، قوت میں، عام طور سے کتابت میں، شاہسواری میں، تیزاندازی میں، اور یہ کہ انھی میں نبی اور بیشتر علماء ہوتے ہیں اور درج ذیل مناصب بالاتفاق مردوں سے مخصوص ہیں، امامت کبریٰ، صغریٰ، جہاد، اذان، خطبہ، اعتکاف اور حدود و قصاص میں شہادت۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک نکاح کی ولایت بھی مردوں ہی سے مخصوص ہے، علاوہ ازیں میراث میں مردوں کا حصہ زیادہ رکھا گیا ہے اور میراث میں عصبہ صرف مرد ہوتے ہیں، قتل خطا میں دیت اور قسامہ صرف مردوں پر ڈال دی گئی ہے، نکاح کی ولایت، طلاق، رجعت اور تعدد ازواج کا اختیار صرف مردوں کو حاصل ہے، بچے کا نسب بھی مردوں سے جاری ہوتا ہے، یہ تمام امور دلالت کرتے ہیں کہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور فضیلت کی دوسری وجہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں بیان فرمائی ہے اور اس سبب سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں، یعنی مرد عورت سے افضل ہے، کیونکہ وہ عورت کو مہر دیتا ہے اور عورت کا نان و نفقہ مرد کے ذمہ ہے۔(تفسیر کبیر ج ۱۰ ص ۷۱)

حضرت امام قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کے ذیل میں مردوں کے قوام ہونے اور نگران ہونے کی وجہ یوں بیان کرتے ہیں

يَقُومُونَ بِالنَّفَقَةِ عَلَيْهِنَّ وَالذَّبِّ عَنْهُنَّ، وَأَيْضًا فَإِنَّ فِيهِمُ الْحُكَّامَ وَالْأُمَرَاءَ وَمَنْ يَغْزُو، وَلَيْسَ ذَلِكَ فِي النِّسَاءِ(تفسیر قرطبی)

مرد اس لیے قوام ہیں کہ کہ وہ عورتوں کے نفقہ کا اہتمام کرتے ہیں، ان کا دفاع کرتے ہیں، اسی طرح مردوں میں حکمران اور امراء ہوتے ہیں اور وہ لوگ ہوتے ہیں جو میدان کارزار میں جہاد کرتے ہیں، جب کہ عورتیں ایسا نہیں ہوتیں۔

میرے استاذ شیخ عبدالرحمن اشرفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

عربی زبان میں اس شخص کو قوام کہا جاتا ہے جو کسی کام یا نظام کا ذمہ دار اور چلانے والا ہو، اس لیے اس آیت میں قوام کا ترجمہ عموماً حکم کیا گیا ہے یعنی مرد عورتوں پر حاکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، مراد یہ ہے کہ ہر اجتماعی نظام کے لیے عقلاًاور عرفاًیہ ضروری ہوتا ہے کہ اس کا کوئی سربراہ یاامیر اور حاکم ہوتا ہے کہ اختلاف کے وقت اس کے فیصلہ سے کام چل سکے ، جس طرح ملک وسلطنت اور ریاست کے لیے اس کی ضرورت سب کے نزدیک مسلم ہے،اسی طرح قبائلی نظام میں بھی اس کی ضرورت ہمیشہ محسوس کی گئی، اور کسی ایک شخص کو قبیلہ کا سردار اور حاکم مانا گیا ہے ،اسی طرح اس عائلی نظام میں جس کو خانہ داری کہا جاتا ہے اس میں بھی ایک امیر اور سربراہ کی ضرورت ہے ، عورتوں اور بچوں کے مقابلہ میں اس کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے مردوں کو منتخب فرمایا کہ ان کی علمی اور عملی قوتیں بہ نسبت عورتوں،بچوں کے زیادہ ہیں،اور یہ ایسا بدیہی معاملہ ہے کہ کوئی سمجھ دار عورت یامرد اس کا انکار نہیں کرسکتا۔(نکات القرآن)

علامہ محمود آلوسی حنفی بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

وَلِذَا خُصُّوا بِالرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ عَلَى الأَشْهرِ، وَبِالإِمَامَةِ الكُبرىٰ وَالصُّغرىٰ، وَإِقَامَةِ الشَّعَائِرِ كَالأَذَانِ وَالإِقَامَةِ وَالخُطبَةِ(روح المعانی ج۳ص۲۳)

یہی وجہ ہے کہ مردوں کورسالت اور نبوت کے ساتھ مخصوص کیا گیا،امامت کبریٰ اور امامت صغریٰ کے ساتھ مخصوص کیا گیا، شعائر اسلامی جیسے اذان ،اقامت اور خطبہ جمعہ دینے کے لیے مخصوص کیا گیا۔

جب ایک عورت رسالت اور نبوت کے عظیم منصب پر فائز نہیں ہوسکتی،جب ایک عورت اذان جیسی ذمہ داری شرعی لحاظ سے ادا نہیں کرسکتی،جب ایک عورت اِقامت جیسی شرعی ذمہ داری ادا نہیں کرسکتی،جب ایک عورت خطبہ جمعہ ، خطبہ عیدین،خطبہ نکاح جیسی ذمہ داری شرعی لحاظ سے ادا نہیں کرسکتی ، عورت امامت نہیں کرواسکتی جوپنجگانہ نماز کی امامت ہے،جسے امامت صغریٰ کہا گیا ہے، جب یہ نہیں کرسکتی تومملکت سنبھالنا،سلطنت کی باگ ڈور ہاتھ میں لینا، عنان حکومت سنبھالنا یہ توبہت بڑاکام ہے، عظیم منصب ہے،اس لیے شرعی لحاظ سے اجازت نہیں دی گئی کہ عورت سلطنت کی باگ ڈور ہاتھ میں لے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت کی حکمرانی

حضرت نبی کریم ﷺ کی زبانی

جب کسریٰ بادشاہ فوت ہو گیا تو نبی کریم ﷺ کو مطلع کیا گیا کہ کسریٰ فوت ہو گیا ہے، تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ اس کے بعد لوگوں نے کسے حکمران بنایا ہے؟ اس پر آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی بوران بنت کسریٰ کو اپنا حکمران بنالیا ہے تو نبی کریم ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا

لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً (بخاری حدیث ۴۴۲۵)

وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جس نے اپنی حکومت عورت کے سپرد کر دی۔

فلاح کا معنیٰ کامیابی اور مقصود کو پالینا، فلاح کی دو قسمیں ہیں ایک دنیوی اور دوسری اخروی ،دنیوی فلاح وکامیابی ان سعادتوں اور نیک بختیوں کے ساتھ کامیاب ہونا جن کے ذریعہ دنیوی زندگی خوشگوار ہوتی ہےاور وہ تین چیزیں ہیں بقاء، غنیٰ، عزت اور فلاح اخروی چار چیزیں ہیں ایسی بقاء جس کے بعد فنا نہیں، ایسا غنیٰ جس میں فقر نہیں، ایسی عزت جس کے بعد ذلت نہیں اور ایسا علم جس میں جہل کا شائبہ نہیں۔ (مفردات امام راغب الاصفہانی)

محمد بن اسماعیل صنعانی اس روایت کی شرح میں لکھتے ہیں

فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى عَدَمِ جَوَازِ تَوْلِيَةِ الْمَرْأَةِ شَيْئًا مِنَ الْأَحْكَامِ الْعَامَّةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنْ كَانَ الشَّارِعُ قَدْ أَثْبَتَ لَهَا أَنَّهَا رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

اس میں اس کی دلیل ہے کہ مسلمانوں کے عام احکام میں کسی چیز کی تولیت عورت کو دینا جائز نہیں ہے، اگرچہ شارع علیہ السلام نے اپنے خاوند کے گھر کی نگرانی کرنے کا اسے حکم فرمایا ہے۔ (سبل السلام ج ۲ ص ۵۷۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس ارشاد نبوی ﷺ کو سامنے رکھتے ہوئے ہمارے اسلاف کس قدر اطاعت کرتے تھے، کس قدر اس پر عمل پیرا تھے، اس بات کا اندازہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے اس فرمان سے لگایا جا سکتا ہے، جس میں وہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! اگر کوئی مرد اپنی بیوی کی خواہش کے تابع ہوا تو خدا اسے جہنم میں ڈال دے گا۔ (احمد فی الزھد (۲۸۰/۱) حلیۃ الاولیاء (۱۸۹/۶) . شرح البخاری للسفیری)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

أَيُّهَا النَّاسُ لَا تُطِيعُوا النِّسَاءَ عَلَى حَالٍ. وَلَا تَأْمَنُوهُنَّ عَلَى مَال. فَإِنَّهُنَّ أَفسَدْنَ المَمَالِكَ. وَعَصَينَ المَالِكَ. وَجَدْنَاهُنَّ لَا دِيْنَ لَهُنَّ فِي خَلَوَاتِهِنَّ. وَلَا وَرَعَ لَهُنَّ شَهَوَاتِهِنَّ الجَنَّةُ. وَاللَّذَّةُ بِهِنَّ يَسِيرَه. وَالحِيرَةُ بِهِنَّ كَثِيرَةٌ. فَأَمَّا صَوَالِحُهُنَّ فَفَاجِرَاتٌ وَأَمَّا طَوَالِحُهُنَّ فَعَاهِرَاتٌ. وَأَمَّا المَعصُومَاتُ مِنهُنَّ لَمَعدُومَاتٌ. فِيهِنَّ ثَلَاثُ خِصَالٍ مِنَ اليَهُودِ يَتَظَلَّمنَ وَهُنَّ ظَالِمَاتٌ. وَيَحلِفنَ وَهُنَّ كَاذِبَاتٌ. وَيَتَمَنَّعنَ وَهُنَّ رَاغِبَاتٌ فَاستَعِيذُوا بِاللهِ مِن شَرَارِهِنَّ وَكُونُوا عَلَى حَذَرٍ مِّن خِيَارِهِنَّ (کشف الخفاء ۸۱/۲ شرح بخاری للسفیری)

اے لوگو! عورتوں کی کسی حال میں پیروی نہ کرو، انہیں مال کا امین نہ بناؤ، یہی ہیں وہ جنہوں نے ملکوں میں فساد برپا کر رکھا ہے، یہی ہیں وہ جو مالک کی نافرمانی کرتی ہیں، ہم نے دیکھا کہ ان کی خلوت میں ان کا کوئی دین نہیں ہوتا، ان کا کوئی زہد اور تقویٰ نہیں ہوتا، خواہشات ہی ان کی جنت ہوتی ہے، ان کی لذت بہت تھوڑی ہوتی ہے، ان میں بہت ہی ابہام پایا جاتا ہے، ان کی نیکوکار گناہ گار ہوتی ہیں، جہاں تک ان کی بدکار ہیں وہ طوائف ہیں، جہاں تک ان میں معصومات ہیں وہ معدوم ہیں، ان میں تین عادتیں تو یہود کی پائی جاتی ہیں، یہ ظلم کی شکایت کرتی ہیں جب کہ یہ خود ظالمات ہیں، یہ قسمیں کھاتی ہیں جب کہ یہ جھوٹی ہیں، معاملات کو دشوار بنادیتی ہیں جب کہ خود اس میں رغبت رکھتی ہیں، ان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو، ان کی پسندیدہ چیزوں کے بارے میں چوکنے رہو۔

ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَلَا هَلَكَ الرِّجَالُ حِينَ أَطَاعُوا النِّسَآءَ (الکبائر للذھبی، ج۱، ص۱۳۴، شرح البخاری للسفیری) آگاہ رہو، اس وقت مرد ہلاک ہو گئے جب انہوں نے عورتوں کی اطاعت کی۔

آپ ﷺ نے جورو کے غلام کے بارے میں یہاں تک فرمایا

تَعِسَ عَبْدُ الزَّوْجَةِ (کشف الخفاء (۵/۲) عجلونی، إحیاء علوم الدین (۲/۴۴، سفیری)

جورو کا غلام تو تباہ ہو گیا۔

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ رحمت کائنات ﷺ کے اس فرمان گرامی کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

فَإِنَّمَا ذَلِكَ لأَنَّهُ إِذَا أَطَاعَهَا فِي هَوَاهَا فَهُوَ عَبْدَهَا وَقَدْ تَعِسَ. فَإِنَّ اللهَ مَلَّكَهُ الْمَرْأَةَ فَمَلَّكَهَا نَفْسَهُ، فَإِذَا مَلَّكَهَا نَفْسَهُ فَقَدْ عَكَسَ الأَمْرُ وَأَطَاعَ الشَّيْطَانَ إِذْ حَقَّ الرَّجُلِ أَن يَّكُونَ مَتبُوعاً لَا تَابِعاً (احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۴)

یہ اس لیے ہے کہ جب وہ اس کی خواہشات کی پیروی کرے گا تو گویا وہ اس کی پوجا کرے گا اور یہی تباہی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت کا مالک بنایا ہے، مرد نے اسے اپنا مالک بنالیا، جب مرد نے عورت کو اپنا مالک بنالیا تو معاملہ الٹ گیا اور اس نے شیطان کی پیروی کرلی، کیونکہ مرد کا حق یہ ہے کہ وہ متبوع ہو نہ کہ تابع۔

شاید اسی روایت کو پیش نظر رکھتے ہوئے خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ عورتوں کی مخالفت کرو، کیونکہ ان کی مخالفت کرنا باعث برکت ہے۔ (شرح بخاری للسفیری)

علامہ ابو بکر الجزائری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

مَا السِّرُ فِي مَنعِ تَولِيَةِ الْمَرأَةِ؟ إِنَّ السِّرَ فِي ذَلِكَ هُوَ ضُعفُ الْمَرأَةِ وَعِجزُهَا، فَقَد أَخبَرَ الْمُصطَفىٰ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النِّسَاءَ نَاقِصَاتُ عَقلٍ وَّدِين وَمَن قَصَ دِينُهُ وَعَقلُهُ كَيفَ يَقوىٰ عَلَى قِيَادَةِ أُمَّةٍ بِكَامِلِهَا

عورت کو حکمران بنانے سے ممانعت میں کیا راز اور حکمت پنہاں ہے؟ اس میں مخفی راز اور حکمت یہ ہے کہ عورت ضعیف، کمزور اور عاجز ہوتی ہے، نبی کریم ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبر دی ہے کہ عورتیں ناقصات العقل اور دین ہوتی ہیں،اور جس کا دین اور عقل ناقص ہو وہ امت کی قیادت کامل طریقے سے کیسے کر سکتی ہے۔(عظات وعبر من احادیث سید البشر)

حضرت ملا علی قاری ہروی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ وہ قوم ہر گز کامیاب نہیں ہو گی جس نے اپنے امور مملکت کسی عورت کے سپرد کیے۔(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

لَا تَصْلُحُ الْمَرْأَةُ أَنْ تَكُونَ إِمَامًا، وَلَا قَاضِيًا، لِأَنَّهُمَا مُحْتَاجَانِ إِلَى الْخُرُوجِ لِلْقِيَامِ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ لَا تَصْلُحُ لِذَلِكَ، وَلِأَنَّ الْمَرْأَةَ نَاقِصَةٌ وَالْقَضَاءُ مِنْ كَمَالِ الْوِلَايَاتِ، فَلَا يَصْلُحُ لَهَا إِلَّا الْكَامِلُ مِنَ الرِّجَالِ

عورت امام اور قاضی بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی، کیونکہ ان دونوں کاموں میں امور مسلمین کی انجام دہی کے لیے باہر نکلنا ہوتا ہے اور عورت تو پردہ کی چیز ہے وہ اس کی صلاحیت نہیں رکھتی اور اس لیے بھی کہ عورت ناقصہ ہے اور منصب قضاء کمال ولایات میں سے ہے اس کے لیے مردوں میں سے کوئی کامل مرد ہی صلاحیت رکھتا ہے۔(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، شرح السنہ)

محمد بن اسماعیل صنعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لفظ قومٌ اور لفظ امرأۃ دونوں نکرہ ہیں، جو عموم پر دلالت کرتے ہیں، عرب ان کا معنیٰ اچھی طرح جانتے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ جس قوم نے بھی کسی عورت کو حاکم بنایا وہ ہر گز کامیاب نہیں ہو گی۔ (التحبیر لایضاح معانی التیسیر)

الشیخ حسین بن محمد مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف سے پتہ چلتا ہے کہ حاکم کا مرد ہونا شرط ہے، عورت کا ولایت اختیار کرنا درست نہیں ہے۔ (البدر التمام شرح بلوغ المرام)

ابن ماجہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عورت مرد کی امامت نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرواسکتی۔(سبل السلام،ابن ماجہ)

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ اس روایت کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ یہاں نہی تحریمی ہے کیونکہ یہ مؤکد بانون ہے جو نہی کی تاکید پر دلالت کرتا ہے، اس لیے کوئی عورت کسی مرد کو امامت نہ کروانی چاہے وہ اس سے زیادہ قاریہ ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ عورت مردوں کی امامت کروانے کی صلاحیت نہیں رکھتی، اسی لیے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوگی جس نے اپنے امور کسی عورت کے سپرد کیے، پس عورت مردوں کی امامت کی صلاحیت نہیں رکھتی، چاہے احوال میں سے کوئی بھی حالت ہو، یہاں تک کہ اگر عورت مردوں سے زیادہ قاریہ اور زیادہ دانا اور فہیمہ کیوں نہ ہو، مردوہ ہے جو عورت کا امام ہوگا۔(فتح ذی الجلال والاکرام بشرح بلوغ المرام)

شیخ عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے کچھ فوائد مستفاد ہوتے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ عورت کے لیے ولایت عامہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ اسے ولایت عامہ سپرد کی جائے تو نتیجہ ناکامی ہوگا، نتیجہ معاملات کی خرابی ہوگا۔(فتح ذی الجلال)

دوسری روایت: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ أَسْنَدُوا أَمْرَهُمْ إِلَى امْرَأَةٍ (مسند احمد)

وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوگی جس نے اپنے معاملات عورت کے حوالے کیے۔

تیسری روایت: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمْ امْرَأَةٌ (مسند احمد)

وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوگی جس کی قیادت عورت کر رہی ہو۔

چوتھی روایت: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ يَمْلِكُ أَمْرَهُمْ امْرَأَةٌ (المعجم الاوسط للطبرانی)

وہ قوم ہرگز کامیاب نہیں ہوگی جس کے معاملات کا اختیار عورت کے پاس ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچویں روایت: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مسلمانوں کا ایک لشکر فتح و نصرت حاصل کر کے آیا اور اپنی فتح کی روئیداد سنائی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجاہدین اسلام سے جنگ کے احوال اور ان کی فتح کے ظاہری اسباب دریافت کیے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا گیا کہ کفار کے لشکر کی قیادت ایک خاتون کر رہی تھی۔ اس پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هَلَكَتِ الرِّجَالُ حِيْنَ اَطَاعَتِ النِّسَآءَ۔ (مستدرک حاکم ۴ / ۲۹۱)

مرد جب عورتوں کی اطاعت قبول کریں گے تو ہلاکت میں پڑیں گے۔"

چھٹی روایت: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں ملکہ سبا بلقیس کا ایک دفعہ ذکر ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يُقَدِّسَ اللّٰهُ اُمَّـةً قَادَتْـهُمْ اِمْـرَاَةٌ (مجمع الزوائد ۵ / ۲۱۰)

اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاکیزگی عطا نہیں فرماتے جس کی قیادت عورت کر رہی ہو۔

ساتویں روایت: حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ يَمْلِكُ رَاْيَهُمْ اِمْرَاَةٌ (مجمع الزوائد ۵ / ۲۰۹)

وہ قوم ہرگز کامیاب نہیں ہوگی جن کی رائے کی مالک عورت ہو۔

آٹھویں روایت :ایک روایت میں ہے

مَا اَفْلَحَ قَوْم قَيِّمُهُمْ اِمْرَاَةٌ۔ (النہایۃ ۴ / ۱۳۵)

وہ قوم کامیاب نہیں ہوگی جس کی منتظم عورت ہو۔

حدیث کی بہت سی کتابوں میں یہ روایات موجود ہیں، یہ روایات عورت کی حکمرانی پر بولتے حقائق ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلنے والے ارشادات طیبات ہیں، ہم مسلمان ہونے کے ناطے ان پر سو فیصد یقین رکھتے ہیں، وہ قومیں تباہی و بربادی کے دہانے پر پہنچ جاتی ہیں جو اسلامی تعلیمات، نبوی فرمودات سے انحراف کرتی ہیں، اس لیے ہمیں ان ارشاداتِ عالیہ کو ہمہ وقت پیش نظر رکھنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت کی حکمرانی اور اجماع امت

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب علماء کا اتفاق ہے کہ عورت حکمران نہیں بن سکتی۔(شرح السنۃ) امام ابو بکر بن العربی رحمہ اللہ حضرت ابو بکرؓ والی حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں یہ حدیث اس بارے میں نص ہے کہ عورت خلیفہ نہیں بن سکتی اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔(احکام القرآن ۳ / ۴۴۵)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں، مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ عورت حکمران نہیں بن سکتی۔

امام الحرمین الجوینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں،"اور علماء کا اس پر اجماع ہے کہ عورت کا حکمران بننا جائز نہیں۔(الارشاد فی اصول الاعتقاد ص ۲۵۹) حافظ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں علماء کا اتفاق ہے کہ حکمرانی عورت کے لیے جائز نہیں ہے۔(مراتب الاجماع ۱۲۶)علامہ منیر عجلانی کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں میں سے کسی عالم کو نہیں جانتے جس نے عورت کی حکمرانی کو جائز کہا ہو۔(عبقریۃ الاسلام)

حضرت ملا علی قاری ہروی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت امام یعنی حکمران اور قاضی بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔(مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۷)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ لن یفلح قوم والی روایت کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ ازیں جا معلوم شد کہ زن قابل ولایت وامارت نیست(اشعۃ اللمعات ج ۳)اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت ولایت اور امارت یعنی حکمرانی کے قابل نہیں ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہماری شریعت میں عورت کو بادشاہ بنانے کی ممانعت ہے۔(تفسیر بیان القرآن)

سابق مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ بخاری کی یہ روایت اپنی تفسیر معارف القرآن میں نقل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ اسی لیے علمائے امت اس پر متفق ہیں کی کسی عورت کو امامت و خلافت یا سلطنت و حکومت سپرد نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی جاسکتی بلکہ نماز کی امامت کی طرح امامت کبریٰ بھی صرف مردوں کو سزاوار ہے

قائد اہل سنت والجماعت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں آیات واحادیث کا اصل مقصد یہ ہے کہ عورت کے لیے ملک کی حکمرانی جائز نہیں خواہ وہ کسی صورت میں ہو کیونکہ قرآن کے احکامِ حجاب کا یہی تقاضا ہے اور اسی وجہ سے وہ قاضی بھی نہیں بنائی جاسکتی اور مؤذن اور امام نماز بھی نہیں بن سکتی اور وزیر اعظم ہونا تو بہت بڑا منصب ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کبھی کسی عورت کو کسی صوبے کا بھی والی اور کسی جگہ قاضی نہیں بنایا، حالانکہ ازواج مطہرات اور فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا موجود تھیں، اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد کسی قسم کا سوال اٹھا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یا حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو ہی خلیفہ بنادیا جائے پھر خلافت راشدہ کے دور میں بھی کسی عورت کو کسی درجے کی حکومت اور قضا کی ذمہ داری نہیں دی گئی، حتیٰ کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دورِ خلافت میں اس قسم کے اہم فرائض اپنی کسی صاحبزادی کے سپرد نہیں کیے اور شیعوں کا بھی اصل مذہب یہی ہے کہ عورت اس قسم کے شرعی امور کی اہلیت نہیں رکھتی۔ (موعودہ خلافت راشدہ)

حضرت قاضی صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ۱۹۵۱ء میں جب دستور پاکستان کے بنیادی اُصول طے کرنے کے لیے مختلف مسالک کے علماء کا اجتماع ہوا تو انہوں نے متفقہ طور پر اسلامی مملکت کے لیے جو ۲۲ نکات مقرر کیے ان میں نمبر ۱۲ کے تحت یہ لکھا تھا کہ رئیس مملکت کا مسلمان مرد ہونا ضروری ہے جس کے تدین، صلاحیت اور اصابت رائے پر جمہور یا ان کے مختلف نمائندوں کو اعتماد ہو۔

علماء کے اس اجتماع میں دیوبندی، بریلوی اور اہل حدیث علماء کے علاوہ ابوالاعلیٰ مودودی صاحب بھی تھے اور اہل تشیع میں سے مولوی کفایت حسین پشاوری اور مفتی جعفر حسین بھی تھے۔ (موعودہ خلافت راشدہ ص ۷۱)

تمام مسالک کے لوگوں کا یہ بھرپور اجتماع کراچی میں ۱۹۵۱ء میں مولانا سید سلیمان ندوی کی زیر صدارت ہوا تھا، جس میں تمام مسالک کے اکابرین موجود تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ناکام نسوانی حکومتیں

نبوی ارشادات کی صداقت کو جانیے کہ آج تک جتنی بھی عورتیں حکمران بنی ہیں، وہ سب کی سب ناکام ونامراد ہو کر تخت شاہی سے اتری ہیں یا اتاری گئی ہیں، چاہے وہ مسلم خواتین ہوں چاہے غیر مسلم ،اس لیے کہ عورت کی حکمرانی میں رضاء الٰہی شامل نہیں ہے، رضیہ سلطانہ کا واقعہ آپ نے پڑھ لیا، محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی دو بار کی حکمرانی پر نظر دوڑائیں کہ کن الزامات کے تحت انہیں تخت شاہی سے نیچے اتارا گیا، بنگلہ دیش کی خالدہ ضیاء کو کس ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑا، اسرائیلی خاتون میرا گولڈ کی خبر لیجیے، سری لنکا کی بندرانائیکا، بھارت کی اندرا گاندھی ،آسٹریا کی مسز تھریسہ، برطانیہ کی مسز تھیچر، ترکی کی تانسو چیلر، کنیڈا کی کیمبل، فلپائن کی کوری اکینو، آئرلینڈ کی میری روبنین، ناروے کی مسز گروکاریلم، آئس لینڈ کی مسز فیجبس، جمہوریہ ڈولیکین کی ماریولوجینا چارلس، پولینڈ کی باناشو کوگایانکارا گوا کی فایولیننا، اسی طرح برما کی وزیر اعظم آن سان سوچی کی ناکامیاں اور نامرادیاں پڑھ لیجیے، کس طرح ان ملکوں میں نسوانی حکومتوں کی آمد سے تباہیاں اور بربادیاں پھیلیں۔

☼☼☼☼

تین دہائیاں پہلے تحریر کیے جانے والے اس رسالہ کو جب دوبارہ زیور طباعت سے آراستہ کرنے کا داعیہ پیدا ہوا تو اس میں جو کمی بیشی پہلے تھی اسے دور کر دیا گیا ہے، جہاں دلائل میں کچھ سقم اور افہام میں کمی تھی اسے بھی دور کر دیا گیا ہے، قرآن کریم کی آیت مبارکہ کے ذیل میں حضرات مفسرین کرام کی تفسیر کے حوالہ جات مع متن نقل کیے گئے ہیں، احادیث کا متن اور حسب ضرورت شرح بھی پیش کی گئی ہے، اجماع امت کا عنوان نیا ہے، اس میں اکابرین امت کے فرمودات اضافہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق دے، آمین یارب العالمین